



192308 - کیا عید کی قربانی کرنے والے کیلئے کسی عذر کی بنا پر قربانی کرنے سے پہلے بال کاثنا جائز ہے؟

سوال

سوال: میں نے سوال نمبر: (36567) کا جواب پڑھا ہے، اور اس جواب کے آخری پیرے میں ہے کہ: "یا اسے کسی زخم کے علاج کے لیے بال کٹوانے کی ضرورت ہوتا تو اس کے لیے ایسا کرنا جائز ہے" تو کیا میری حالت بھی اسی کے ضمن میں آسکی ہے کہ میری مونچہیں مکمل طور پر نہیں آتیں تھوڑی سی جگہ پر بال قدرتی طور پر نہیں اگتے، جسکی وجہ سے مجھے کافی لوگوں کے سامنے خفگی اور شرم اٹھانی پڑتی ہے، تو کیا میں اس سے بچنے کیلئے اپنی مونچہیں مکمل طور پر مونڈ سکتا ہوں؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

عید کی قربانی کرنے والے شخص کیلئے اپنے بال، ناخن، اور جلد کے کسی حصہ کو کاثنا اہل علم کے ہاں ایک اختلافی مسئلہ ہے، اور ویب سائٹ پر جس موقف کو اپنایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ: عید کی قربانی کرنے والے کیلئے ناخن، بال، اور جلد کے کسی حصہ کو کاثنا منع ہے؛ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: (جب تم ذو الحجه کا چاند دیکھ لو، اور تم میں سے کوئی قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو، تو وہ اپنے بال اور ناخن مت کاٹیں) مسلم: (1977) اور مسلم کی ایک اور روایت کے الفاظ ہیں کہ: (جب عشرہ [ذو الحجه] شروع ہو جائے، اور تم میں سے کوئی قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے بال، اور جلد کے کسی حصہ کو مت کاٹیں)

مزید معلومات کیلئے سوال نمبر: (36567) اور سوال نمبر: (83381) کا جواب ملاحظہ کریں۔

دوم:

اگر مونچہوں کے بال نہ مونڈنے پر بالکل واضح عیب نظر آئے، یا آپکے کہنے کے مطابق بال نہ ہونے کی وجہ سے اذیت اور تکلیف بھی ہو، تو -الله اعلم- یہی لگتا ہے کہ اس حال میں عیب زائل کرنے کیلئے بال مونڈنا جائز ہوگا۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :



"اگر کوئی ضرورت پڑنے پر بال، ناخن، یا جلد کے کسی حصے کو کاٹ دیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، مثلاً اسے زخم لگ جانے کی وجہ سے بال کاٹنے پڑیں، ناخن ٹوٹ جانے کی وجہ سے اسے تکلیف ہوتی ہو، یا جلد کا اوپر سے چھکا اتر جائے، جسکی وجہ سے تکلیف ہوتی ہو، اور وہ اس تکلیف سے بچنے کیلئے اسے کاٹ دے تو ان تمام صورتوں میں اس پر کوئی حرج نہیں ہے" انتہی

"مجموع فتاویٰ ابن عثیمین" (161/25)

والله اعلم .